جدید تعلیم یافتہ حضرات اور طبقۂ علماء میں باہم اشتراک و تعاون ہو، آج کل کی قومی اور ملی، اقتصادی اور معاشرتی مسائل و مشکلات کیا ہیں جن کا حل اسلام کو ڈھونڈھنا ہے، اُن کی نوعیت کیا ہے؟ ایک قوم یا ایک ملک کی زندگی اور ترقی سے اُن کا کیا تعلق ہے؟ یہ سوالات وہ ہیں جن کا جواب جدید تعلیم یافتہ طبقہ ہی دے سکتا ہے۔ اب رہا یہ سوال کہ موجودہ حالات میں اسلام ان مسائل کا کیا حل پیش کرتا ہے؟ تو اُس کا جواب علماء سے لینا چاہیئے، پہلا طبقہ اس کے جواب سے کما حقہٗ عہدہ برآ نہیں ہو سکتا۔ بہرحال وقت کی بہت اہم ضرورت ہے کہ یہ دونوں طبقے اسلام کے تحفظ و بقا کی خاطر اپنے رویّہ میں تبدیلی پیدا کریں۔ اُن کو سمجھنا چاہیئے کہ ہر وہ چیز جس پر فرنگی کارخانہ کی چھاپ پڑی ہو لائقِ قبول اور درخورِ اعتنا نہیں ہوتی، اسی طرح علما کا فرض ہے کہ وہ ہر نئی چیز سے چڑنا اور نفرت کرنا ترک کریں، دلِ روشن اور ذہنِ بیدار سے آجکل کے قومی اور بین الاقوامی حالات کا جائزہ لیں اور وارثینِ انبیا ہونے کا منصب صحیح طور پر ادا کریں۔

افسوس ہے گذشتہ ماہ مئی کی ۲ تاریخ کو ناظم ندوۃ العلماء لکھنؤ ڈاکٹر سید عبدالعلی صاحب ۶۸ برس کی عمر میں رہگزائے عالمِ جاودانی ہو گئے۔ مرحوم اپنی ذات سے ایک انجمن اور گوناگوں اوصاف و کمالات کا مخزن تھے اور اس حیثیت سے ہمارے فاضل دوست مولانا سید ابوالحسن علی میاں کے صحیح معنیٰ میں برادرِ اکبر تھے۔ علم و فضل کا یہ عالم کہ علومِ دینیہ اور اسلامیہ کی تکمیل ندوہ اور دیوبند دونوں جگہ کی تھی جو ان علوم کے لئے مرکزی حیثیت رکھتے ہیں، پھر علومِ جدیدہ کی طرف توجہ کی تو سائنس کے اعلیٰ درجہ کے گریجویٹ ہوئے اور اُدھر طبیب فاضل و حاذق اور اِدھر ایم بی بی ایس اور اس تقریب سے ایلوپیتھک طریقۂ علاج کے بھی ماہر، غرضکہ قدیم و جدید کا یہ امتزاج شاید ہی کسی اور جگہ اس نوعیت کا ملے، علاوہ بریں نیک طینتی، پاک نہادی اور حسنِ اخلاق و شمائل میں ہوبہو سلفِ صالحین کا نمونہ، روحانیت اور انابت الی اللہ میں جنید و شبلی کو یاد کو یاد دلانے والے۔ بیحد قانع، خوددار و بے نیاز، فیاض و سخی، کشادہ جبین و خندہ خو، کم سخن و کم گو، انھوں نے اپنے برادرِ خورد علی میاں اور اپنی اولاد کی جس جذبۂ دینداری و خداپرستی کے ساتھ تربیت کی اور جس کے نمونے آج ہر شخص کے سامنے موجود ہیں وہ ہمارے ملک کے بہت سے اکابر علماء و مشائخ کے لئے مایۂ ہزار گونہ عبرت و موعظت ہے۔ برسوں سے ندوۃ العلما کے ناظم تھے۔ مرحوم کے عہد میں اس درسگاہ کے طلباء میں جو دینداری اور خالص اسلامی جذبہ پیدا ہوا وہ غالباً خود سید صاحب کے عہد میں بھی نہ تھا۔ الغرض عجیب و غریب قسم کے علمی و عملی کمالات کے بزرگ تھے۔ اللہ تعالیٰ جنت الفردوس میں ابرار و اتقیا کا مقامِ جلیل عطا فرمائے۔ آمین۔